عزیز گِلن

میرے سوال کے جواب میں کئے گئے آپ کے بے حد مُستند کام کے لئے آپ کا شُکریہ۔

میں نے اِسے بہت بار سُنا ہے اور اِسے بار بار پڑھنا مُجھے اچھا لگتا ہے۔ ہر بار جب میں اِس کا مُطالعہ کرتا ہوں تو مُجھے راحت مِلتی ہے۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے میری درخواست پر اِسے میرے لئے مُمکن کیا ہے۔

آپ کی مہربانی سے اب میں جان گیا ہوں کہ بہت سی باتیں ہیں جو کہ یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔ اور یقین کریں کہ اِس سے پہلے میں نے کبھی اِس طرح سے نہیں سوچا تھا۔ بے شک ایک مُسلمان کے لئے اِس مضمون کے تعلُق سے یہ ایک گہرا مُطالعہ ہے۔ میرے عزیز دوست میں بہت مُتاثر ہوں اور حتمی طور پر میں قائل ہو گیا ہوں کہ یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔ لیکن کُچھ مزید سیکھنے کی غرض سے میرے دل میں اِسی تعلُق سے کُچھ اور سوالات نے جنم لیا ہے۔ مُجھے اُمید ہے کہ آپ میری بات کا بُرا نہیں مانیں گے کیوں کہ میں صرف کُچھ مزید مدد حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ یسوع مسیح کو خُدا کا بیٹا مانتے ہوئے یہ جان سکوں کہ کِس طور سے خُدا باپ اور بیٹا اور پاک روح آپس میں ایک ہیں۔ میں نے اِس تعلُق سے ایک لفظ تثلیث سُنا ہوا ہے اور میں اِسی کے مُتعلق مزید جاننا چاہتا ہوں کہ یہ درحقیقت کیا ہے؟

مجھے اُمید ہے کہ آپ باپ، بیٹا اور پاک روح کے مُتعلق جاننے میں میری مدد کریں گے۔

میں ایک خُدا میں موجود تین خُداؤں کے بارے آپ کی تعلیمات کا شدت سے انتظار کر رہا ہوں۔

میں اِس مضمون میں جہاں تک مُمکن ہو سکا خُدا کی واحدنیت کو مودبانہ اور عاجزانہ انداز میں بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ تثلیث سے مُراد ایک خُدا میں تین خُدا نہیں، بلکہ ایک خُدا کی ذات میں موجود تین شخصی پہلو ہیں۔ بالکُل ایسے جیسے کہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خُدا کی ذات میں علم، قوت اور کلمہ پایا جاتا ہے اور ہم اِن تینوں صفات کو تین خُداؤں کا نام نہیں دے سکتے ہیں۔ بلکہ یہ تین مختلف پہلو یا حصے ہیں جو جسمانی نہیں ہیں بلکہ یہ ایک خُدا کی تین صفات ہیں۔ تو تثلیث کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ خُدا کی ایک پاک ذات میں تین اشخاص یوں پائے جاتے ہیں کہ وہ ایک ہیں۔ بالکُل جیسے خُدا کی ذات میں موجود علم کو اُس کی قوت اور کلمے سے جُدا نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اِسی طرح خُدا کی ذات میں سے خُدا باپ، خُدا بیٹے اور پاک روح کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہی وہ بات ہے میرے دوست جِسے میں آپ کے سامنے بیان کرنے والا ہوں۔ اگرچہ خُدا کے

اندر تین اشخاص یعنی خُدا باپ، بیٹا اور پاک روح ہیں تو بھی خُدا ایک ہی ہے۔ جیسا کہ خُدا کے اندر بہت سی صفات پائی جاتی ہیں جیسا کہ علم، قوت، کلمہ، سماعت، خواہش اور رحم وغیرہ تو بھی خُدا کی ذات ایک ہی ہے۔ اور اُس کے علاوہ کوئی اور خُدا نہیں ہے، صرف وہی ہے جِس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے اور وہی ہے جِس کی اطاعت کی جانی چاہئیے۔

یہاں میں جو آپ کو بیان کرنا چاہتا ہوں اُس کا ایک خاکہ پیشِ خدمت ہے:

- مسائل کا تُعارف: اسلامی علمِ الٰہی کی تاریخ میں واحدت میں کثرت

- مسیحی تثلیث کیا نہیں ہے۔ یہ قُرآن میں بیان کردہ تثلیث نہیں ہے۔

- تثلیث کی تعلیم اور اقرار کے بُنیادی عناصر۔

- کلام الٰہی میں سے اقتباسات جو اُن عناصر کی تعلیم دیتے ہیں۔

- کتابِ مُقدس میں خُدا ہمیں اپنی ذات کے بارے میں سچائی بیان کرتا ہے۔

- خُدا کیوں اتنی پیچیدہ سچائی کو ہم پر ظاہر کرتا ہے؟

- نتیجہ

نئے عہد نامے میں بیان کردہ خُداوند یسوع مسیح اور خُدا باپ کے درمیان موجود تعلُق کو ایک طرف رکھ کر غور کریں تو کون سی تعلیمات ہیں جو کہ تثلیث کے بارے میں بیان کرتی ہیں جِسے مُسلمان عُلما شِرک کا نام دیں گے اور جو خُدا کے وجود کو تثلیث میں بیان کریں اور اِس الٰہی نظریہِ توحید کی نفی کریں۔ نئے عہد نامے کی تعلیمات، یسوع مسیح اور اُس کے شاگردوں اور رسولوں کی تعلیمات کے دائرے سے باہر کھڑے ہو کر دیکھیں تو تثلیث کے تعلُق سے بہت کُچھ بے ڈھنگی مشرکانہ باتیں دیکھنے کو مِلتی ہیں۔ اور یہ بعض اوقات تثلیث کے مُتعلق بیانات کے دفاع میں بھی دیکھنے کو مِلتی ہیں۔

بائبل مُقدس میں لفظ تثلیث استعمال نہیں کیا گیا ہے اور اِسی طرح سے قُرآن میں بھی لفظ توحید دیکھنے کو نہیں مِلتا ہے۔ یہ علمِ الٰہیات کے ماہرین نے ہمارے خُوبصورت خُدا کی پیچیدہ شخصیت کو بائبل مُقدس کی تعلیمات میں بیان کرنے کے لئے اِیجاد کیا ہے۔ اِس لفظ سے مُراد تین لیکن ایک ہے۔ یہ خُدا کی بزرگ و برتر ذات کے بارے میں بہترین تشریح ہے کہ وہ واحد خُدا ہے اور اُس کے سِوا کوئی معبود نہیں ہے اور اِسی کے ساتھ یہ کہ انسانی عقل اُسے سمجھنے سے قاصر ہے کہ وہ اپنی ہستی میں کِس طور سے واحد خُدائے قدوس ہے۔

درحقیقت صرف خُدا ہی ہمیں بتا سکتا ہے کہ وہ کیسا ہے؟ ہم یہ جانتے کہ وہ ہم سے قوت اور یکتائی میں کہیں بڑھ کر ہے۔ ہم انسان مُرکب ہیں یعنی جسم جان اور روح کا مجموعہ ہیں ہم۔ لیکن خُدا کِسی

جُز کا مُرکب نہ ہونے کے باوجود کامل ہے۔ ہم بہت سی صِفات، خصُوصیات، پہلوؤں، نظریات، عناصر اور اندرونی اجزا کا مُرکب ہیں لیکن جب ہم خُدا کے بارے میں بات کرتے ہیں تو وہ اِن تمام صفات میں ہم سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے۔ ہم انسان ہوتے ہوئے بہت سادہ ہیں لیکن جب ہم اِس تعلُق سے خُدا پر غور کرتے ہیں تو وہ ہم سے کہیں بڑھ کر سادہ ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ہم انسان ہوتے ہوئے بہت پیچیدہ ہیں لیکن خُدا ہم سے کہیں بڑھ کر پیچیدہ ہے۔

ہم کِسی بھی طور سے اُس کا موازنہ انسانوں کے ساتھ نہیں کرسکتے ہیں۔ اِس لئے ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئیے کہ وہ ہماری محدود سوچ، تعداد یا عقل کے مُطابق ہے۔ انسان ہوتے ہوئے ہم اپنے جسم کو تین مختلف شخصیات میں بانٹ نہیں سکتے ہیں۔ یا تین مُکمل شخصیات کو ایک دوسرے کے اندر نہیں رکھ سکتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ خُدا اپنے جلال، عظمت اور حیران کُن ذات میں ایسا کرنے کی قُدرت رکھتا ہے۔

ا۔ مسائل سے جان پہچان: اسلامی تعلیمات میں واحدت اور کثرت کا مفہوم

یاد رکھیں کہ قُرآن خُدا کی ذات کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کرتا ہے۔ یہ ماضی، حال اور مُستقبل میں خُدا کے کاموں کو بیان کرتا ہے۔ اِس میں انسانیت کے لئے خُدا کے احکامات کو بیان کیا گیا ہے جیسا کہ اُس کے کلام پر ایمان لاؤ اور غُربا کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ۔ اِس میں

خُدا کے کردار کے بارے میں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ وہ مہربان اور مُنصف ہے۔ اور پھر یہ خُدا کی صفات کو بیان کرتا ہے کہ وہ تمام علوم ، قوتوں کا مالک اور غیر فانی ہے۔

ابتدائی مُسلمانوں کو خُدا کی کثیر کاملیت کے بارے میں بات کرنے میں کوئی مُشکل نہیں تھی۔ اُنہوں نے جو کُچھ اُن کی کتاب نے کہا تھا اُسے قبول کیا تھا۔ اور جو کُچھ وہاں بیان کیا گیا تھا اُس کے پیچھے کوئی دوسرا مطلب نہیں پایا جاتا تھا بلکہ جو لِکھا وہی اُس سے مُراد ہے۔ جب اسلامی کتاب بیان کرتی ہے کہ خُدا ایک ہے تو وہ اِس کو یوں سمجھتے تھے کہ ایک ہی ہے جو خُدا ہے۔ صرف ایک ہی ذات ہے جِسے کہا جاسکتا ہے کہ وہ خُدا ہے۔ اِس کا واضح مطلب یہ تھا کہ ایک، دو ، تین یا دس یا سینکڑوں خُدا نہیں ہیں بلکہ صرف ایک خُدا ہے۔ اِس کا مطلب یہ تھا کہ خُدا کے ساتھ کوئی شریک خُدا نہیں، اُس کی کوئی بیوی یا اُس کا کوئی بچہ نہیں ہے جو خُدا ہو۔ اُس خُدائے واحد کے بغیر کوئی شریک ذات کا وجود ہی نہیں ہوسکتا ہے۔

جب ہم یہ کہتے تھے کہ خُدا ایک ہے تو اِس سے مُراد یہ تھا کہ خُدا تنہا تھا، وہ ہر شے سے جُدا تھا، اُس کا کوئی مُقابل اور برابری کرنے والا نہیں تھا۔

مُسلمانوں کی پہلی نسل میں اِس سے مُراد یہ نہیں تھا کہ خُدا کی ذات میں کُچھ نہیں پایا جاتا ہے۔ یہ مطلب نہیں تھا کہ خُدا کی غیر فانی ذات میں کثرت ، کاملیت اور مختلف خاصیتیں نہیں پائی جاتی ہیں۔

اپنی کتاب میں بیان کردہ مفہوم کی بُنیاد پر اُنہوں نے اِسے قبول کیا کہ خُدا اپنی ذات میں حکمت اور طاقت رکھتا ہے۔ اور یہ کہ خُدا اپنے کردار میں دونوں صفات کا حامل ہے یعنی وہ مہربان اور مُنصف ہے۔ اور خُدا اپنی ذات میں اِن دونوں صفات کا مالک ہے کہ وہ مخلوقات کا پیدا کرنے والا اور اُن کو زندہ رکھنے والا بھی ہے۔ لیکن اُنہوں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ اُن کی بِلاناغہ کی دُعا و نماز نے اُنہیں توحید پرست بنا دیا تھا۔ اُنہوں نے اِسے اِس لئے جاری رکھا تھا کیوں کہ تاریخ میں خُدا نے عبرانی صحائف اور نئے عہد نامے میں ایسا کرنے کا حُکم دیا تھا اور پھر اُنہوں نے اِسے قُرآن میں پڑھا تھا کہ خُدا نے تاریخ میں کون کون سے کاموں کو سرانجام دیا تھا، انسانوں کے لئے اُس کا کیا روئیہ رہا تھا اور اُس کی حیران کُن ذات کِن صفات کی حامل ہے۔

آغاز ہی سے مُسلمان عالموں میں یہ مباحثہ شروع ہو گیا جو کہ صدیوں تک جاری رہا اور اِن عناصر میں یہ بات بہت واضح رہی۔ اور اُن میں خُدا کی روح (کامل اتحاد، درحقیقت یہ کہ کوئی روح نہیں محض اتحاد ہے) کے تعلُق سے یکسانیت پیدا ہوئی اور اُن میں یہ واضح یکسانیت بدعت کی صورت میں سامنے آئی۔ اشاعرہ مکتب جو کہ اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہ سوال پُوچھا ہی نہ جائے اُنہوں نے اِسے کھُلا ہی رہنے دیا۔ مُسلمان اعلیٰ فلاسفر سیکولر فلسفے سے بہت مُتاثر تھے۔ یہاں تک کہ وہ یکسانیت کے بھی قائل رہے ہیں اور اُنہوں نے بدعت بھی اختیار کی ہے۔ اُن کا یہ خیال ہے کہ خُدا

کی توحید کے خدوخال لاعلمی کا حصہ ہیں۔ اِس میں ارادہ اور مرضی کے سوائے سب کُچھ ہم جنس اور ہم قسم سے تعلُق رکھتا ہے اور یہ مظہر جدید قسم کا ہے اور اِسے وسطی مُسلم عالمیت سے کم تر خیال کیا جاتا ہے۔

توحید ایک عربی اصطلاح ہے جِس کا مطلب ایک ہونا یا متحد ہونا ہے۔ بیسویں صدی میں مُسلم تصورات کے حامی اِس کو مرکزی حیثیت سے مانتے ہیں۔ روایاتی طور پر توحید کو اسلام کی بُنیادی تعلیم سمجھا جاتا ہے۔ اسلام اور توحید کو ایک ہی سمجھا جاتا ہے۔ درحقیقت قُرآن مجید میں اِس اصطلاح کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ ابتدائی ماہرِ دینیات نے اپنی تاویل اور تشریح میں اِسے الٰہی روح اور الٰہی صفات کا نام ہی دیا ہے۔ اور اِسے ثنویت اور تثلیث کی مخالفت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

مسیحیت کی مخالفت کرنے والے نقاد اسلام کے لئے ہمیشہ اچھے سفیر نہیں رہے ہیں۔ تمام مُسلمان اختر کے باغیانہ اندازِ فکر سے متفق نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ مسیحیت کے علاوہ راسخ العقیدہ اور روایت پسندوں کے بھی خلاف ہے۔ شاید وہ اسلام کی مادی تعلیمات سے زیادہ مُتاثر ہے۔ الفاروقی نے اسلام کی اُن روایتی باتوں کا حل تلاش کیا ہے جن سے اسلام پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ جیسے کہ خُدا کے فضل اور انسانی اعمال کے درمیان، خُدا کے انصاف اور اُس کے رحم کے درمیان یا خُدا کے اختیار اور انسانی آزادی کے درمیان درحقیقت اسلامی ورثہ سطحی ہے۔

مسیحیت کا مُطالعہ کرنے والے جدید مُسلمان قرونِ وسطیٰ کے مُسلمانوں سے موازنہ نہیں کرتے ہیں۔ ارسطو کی فلاسفی سے اخذ کئے گئے ذہانت کے اِن اوزاروں کا تبادلہ مغربی نقادی عالموں سے کیا جاتا ہے۔ خواہ اُن کے کوئی بھی فوائد ہوں اُنہیں کم و بیش بحالی اور جوش و خروش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ مُسلمان قرونِ وسطیٰ کے مُسلمانوں سے کم آگاہی کو ظاہر کرتے ہیں۔ کُچھ مسائل مسیحی الہیات سے جنم لیتے ہیں۔ مثلاً تجسم اور تثلیث کی طرح اسلام میں بھی خُدا کی خُوبیوں کے حوالے سے بالکُل ایسے ہی بات ہے جیسے کہ قُرآن مجید کو ابدی اور غیر مخلوق کہا جاتا ہے۔ اور اِن صفات کو حاصل کرنے کے لئے انسان کے ساتھ میل ملاپ کی ضرورت ہوتی ہے۔

بعد میں ہم دیکھیں گے کہ مُسلم ماہرِ دینیات نے اِس بات کو مُسلم دینیات کے حوالے سے کیسے حل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن سب سے پہلے ہم اُن مُسلم ماہرینِ دینیات کے بارے میں بات کریں گے جنھوں نے تثلیث کے حوالے سے مسیحی تعلیمات کو جانا کہ یہ کثرت نہیں ہے بلکہ اگر اِسے مُناسب طور سے دیکھا جائے تو یہ درحقیقت توحید ہی کی صورت ہے۔

آئیے ہم ۵ اویں صدی کے ایک مسُلم عالم اور ایک کلیسیائی راہنما کے دلچسپ اور زندہ دلانہ نتائج پر غور کرتے ہیں۔ اُس نے یہ بات مُسلم اور یہودی عالموں کی تثلیث پر تنقید کے بعد کی۔ جِس طرح سے عرب مُسلمانوں اور یہودیوں نے تثلیث پر تنقید کی اِس نقطہ نگاہ سے تمام لوگوں کو تنقید کرنا چاہئیے

تھی۔ مسیحی عقیدے کے مُطابق عظیم مسیحی مُعلم روحانی طور پر بھی خُدا کی روحوں کو تقسیم نہیں کرتے ہیں۔ ایک ہم عصر مُسلم فلاسفر اور عالم سید حُسین ناصر اِس سے اتفاق کرتے ہیں کہ تثلیث کا عقیدہ خُدائی اتحاد کی نفی نہیں کرتا ہے۔ وہ اِس بات کو آئیے ہم اور آپ خُدا کی محبت میں ایک دوسرے سے مِلتے ہیں میں بیان کرتے ہیں۔ یہ لیکچر اُنھوں نے کامن ورڈ کے موضوع پر پوپ بینی ڈکٹ سولھویں سے ٦ نومبر ٢٠٠٨ میں مُلاقات کے دوران دیا تھا۔

یقیناً ابتدائی عالموں اور مُصنفوں جیسے کہ امام غزالی اور خاص طور پر جدید مُسلمان ماہرینِ دینیات نے ابتدائی مسیحیوں سے مُکالمہ کیا۔ بحث کرتے کرتے وہ اِس مُقام تک آگئے کہ مسیحی بھی توحید کے قائل ہیں۔ لیکن وہ اِس میں اِس بات کا اضافہ کرتے ہیں کہ یہ توحید اسلامی توحید سے مختلف ہے۔

مُسلمانوں کے نقطہ نظر میں مسیحی تثلیث کا تصور آہستہ آہستہ پیچیدگیوں کا شکار ہوتے ہوتے اِس نتیجے تک پہنچ گیا کہ ایک روح میں تین اشخاص ہیں۔

ابتدائی مُسلم ماہرِ دینیات کو بھی ایسا ہی مسئلہ درپیش تھا جب وہ خُدا کے کلام کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہم نے اِس سے پہلے بیٹے کے موضوع کے حوالے سے اِس مضمون کو دیکھا تھا۔

پہلا نقطہ: تثلیث کیا نہیں ہے؟

سب سے پہلے یہ بات یاد دِلانا چاہتا ہوں کہ تثلیث کے حوالے سے میں نے مضمون خُدا کے بیٹے میں بات کی تھی کہ جو بات قُرآن مجید میں تثلیث کے حوالے سے کی گئی ہے مسیحی اِس بات کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ قُرآن مجید میں بہت سے حوالے ایسے ہیں جِن میں مسیحیوں کے تصورِ تثلیث کا انکار کیا گیا ہے۔

اب سورۃ النسآ کی ۱۷۱ آیت کو دیکھتے ہیں:

اے اہلِ کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے میں کوئی بات حق کے سوا نہ کہو۔ مسیح عیسیٰ ابنِ مریم تو بس اللہ کے ایک پیغمبر ہیں اور اُس کا کلمہ جِسے اللہ نے پہنچا دیا مریم تک اور ایک جان ہیں اُس کی طرف سے۔ پس اللہ اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ۔ اور یہ نہ کہو (خُدا) تین ہیں (اِس سے) باز آجاؤ۔ تُمہارے حق میں یہی بہتر ہے اللہ تو بس ایک ہی معبود ہے۔ وہ پاک ہے اِس سے کہ اِس سے بیٹا ہو۔ اُسی کا ہے جو کُچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہی کارساز ہونا کافی ہے۔

اور کنز الایمان میں اِس کا ترجمہ یوں بیان کیا گیا ہے:

اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو۔ مگر سچ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے۔ اور اُس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اُس کے یہاں کی ایک روح۔ تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو، باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خُدا ہے۔ پاکی اُسے اِس سے کہ کوئی بچہ ہو۔ اُسی کا مال ہے جو کُچھ آسمانوں میں ہے اور جو کُچھ زمین میں اور اللہ ہی کافی کارساز ہے۔

سُورۃ المائدۃ کی ۷۳ آیت میں یوں بیان ہے:

یقیناً وہ (بھی) کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ خُدا تین میں سے تیسرا ہے حالانکہ کوئی معبود نہیں بجز ایک معبود کے۔

اور کنزالایمان میں اِس کا ترجمہ یوں بیان ہے:

بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خُداوں کا تیسرا ہے۔ اور خُدا تو نہیں مگر ایک خُدا۔

سُورۃ المائدۃ کی ۱۱۶ آیت میں یوں لِکھا ہے:

اے عیسیٰ ابنِ مریم کیا تُم نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ خُدا کے علاوہ مُجھے اور میری والدہ کو بھی معبود بنا لو (عیسیٰ) عرض کریں گے پاک ہے تُو میرے لئے یہ کِسی طرح بھی مُمکن نہ تھا کہ میں ایسی بات کہہ دیتا جس کا مُجھے کوئی حق ہی نہ تھا۔

کنز الایمان میں اِس کا ترجمہ یوں درج ہے:

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تُو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مُجھے اور میری ماں کو دو خُدا بنا لو، اللہ کے سوا۔ عرض کرے گا پاک ہے تُو، مُجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مُجھے نہیں پہنچی۔

اِن قُرآنی آیات میں کثرِنیت کا واضح انکار کیا گیا ہے۔ بہت سے مسیحی بھی اِس بات سے مُتفق ہیں جو بھی یہ کہتا ہے کہ خُدا اور اُس کی دینوی ماں مریم دونوں خُدا اور دیوی (نعوذباللہ مریم خُدا کی بیوی ہیں) ہیں اور وہ خُدا باپ سے الگ ہیں۔ آج مسیحی اِس تصور کو بدعت کہتے ہیں۔ قُران مجید میں جِس تثلیث کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے جدید دور میں ہر جگہ مسیحی اِس کی پُر زور مزمت کرتے ہیں۔ قُرآن مجید میں جِس طرح کی تثلیث کا ذکر کیا گیا ہے اِس میں مسیحیوں کو حقیقت سے دُور رکھا گیا ہے۔ حالانکہ صورتِ حال ایسی نہیں ہے۔ تثلیث تین خُداوں کا تصور نہیں اور مریم کو تو بالکُل شامل نہیں کیا جاتا ہے۔

بہت سے راسخ العقیدہ مُسلم مُفسرین (تمام نہیں) کا خیال ہے کہ قُرآن مجید میں مزکور تثلیث مسیحیوں کی نظریہ تثلیث جیسی نہیں ہے۔ مسیح کے سب پیروکار ماضی، حال اور مُستقبل میں اِس سے انکاری ہیں۔

مثلاً عبداللہ یوسف علی سورۃ المائدۃ آیت ۱۱۶ کے ذیلی نوٹ میں یوں رقم کرتے ہیں۔

پروٹسٹنٹ مسیحی مریم کی پُوجا کے سخت انکاری ہیں اور یہ بات مغربی اور مشرقی دُنیا دونوں میں پھیل چُکی ہے۔

قدیم مُفسرین

قُرآن مجید کی شہادت کے مُطابق، مسیحیوں نے خُدا، مسیح اور مریم، تینوں کو خُدا بنا رکھا ہے۔

تقریباً وہ کافر ہیں جو کہتے ہیں اللہ اُن تینوں میں سے ایک ہے۔ مُجاہد اور دیگر لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت مسیحیوں کے مُتعلق نازل ہوئی۔ السعودی اور دیگر لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ، اُس کی ماں اور اللہ کے مُتعلق ہے۔ اِس طرح وہ اللہ کو تثلیث کا حصہ بنا لیتے ہیں۔

السعودی نے کہا یہ بات بالکُل اِسی طرح ہے جیسے سُورت کے آخر میں اللہ نے کہا اے عیسیٰ ابنِ مریم کیا آپ نے لوگوں کو یہ کہہ دیا تھا خُدا کے علاوہ مُجھے اور میری والدہ کو بھی معبود بنا لو۔ اور وہ (عیسیٰ)

عرض کریں گے پاک تُو، میرے لئے یہ کِسی طرح مُمکن نہ تھا کہ ایسی بات کہہ دیتا۔۔۔۔اِس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحیوں نے یہ جُھوٹ گھڑا ہے۔

اللہ اور اُس کے رسول کو اللہ کا بیٹا اور مریم کو اُس کی بیوی بنا دیا۔ اللہ پاک ہے اللہ تو اپنی خُوبیوں سے بھی بالاتر ہے۔ (ابنِ کثیر ۵: ۷۳)

پھر اللہ نے نیسٹورین آف نجران پر یہ بات ظاہر کی اور اُس نے دعوی کیا کہ یسوع خُدا (اللہ) کا بیٹا ہے۔ یسوع اور خُداوند خُدا شریک کار ہیں، وہ کہتا ہے۔

(اے اہلِ کتاب مُبالغہ آمیزی نہ کرو) اپنے دین میں زیادتی نہ کرو۔ اللہ کے بارے میں کوئی بات حق کے علاوہ نہ کرو۔ تین خُدا مت کہو، باپ، بیٹا اور بیوی۔ اِن سے بعض آؤ، توبہ کرو، پچھتاؤ اللہ ایک ہی ہے۔ اُس کا کوئی بیٹا اور شریک کار نہیں [ابنِ عباس ۱۷۱:۴]

ذرہ غور کیجئے اِس تفسیر تثلیث کے حوالے سے راسخ العقیدہ تصورات بہت زیادہ ہیں۔

یقیناً وہ کافر ہیں جنہوں نے کہا کہ خُدا تین میں سے تیسرا ہے۔ یعنی وہ تین میں سے ایک ہے اور دوسرے دو یسوع اور اُس کی ماں ہیں۔

یہ ایک فرقہ ہے جِس کا دعوی ہے: حالانکہ کوئی اور معبود نہیں صرف خُدا ہی ایک خُدا ہے۔ اگر وہ یہ کہنے سے باز نہیں آئے تو وہ کیا کہیں گے، جب تثلیث کا اعلان کریں گے۔ لیکن جو اُس کی واحدانیت کا انکار کرتے ہیں تو وہ کافر ہیں۔ اِن کو یقیناً جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

اِن آیات کے حوالے سے یہ سیکولر اور مسیحی سمجھ بُوجھ تھی۔

خُدا تین میں سے ایک ہے: تثلیث کے حوالے سے یہ مسیحی معیاری عقیدہِ تعلیم پر ایک حملہ ہے۔ اِس طرح کرنے سے آپ مسیحیوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں کہ وہ تین خُداوں کو مانتے ہیں۔

بیشک سُورۃ المائدۃ کی ۱۱۶ آیت میں مریم کے حوالے سے بہت بڑی بدعت ہے۔ کُچھ لوگوں نے مریم کو ایک دیوی بنا دیا ہے۔ یسوع کو بیٹا اور خُدا کو مریم کا خاوند بنا دیا۔ بے شک یہ بہت بڑا کُفر ہے بہت سے مسیحی اِس بات کو نہیں مانتے کیونکہ اُن کا ایمان بائبل مُقدس پر ہے۔ اور اُس میں اِس کا ذکر ہی نہیں مِلتا ہے۔

قُرآن مجید میں تجسم اور تثلیث کے حوالے سے جو باتیں بیان کی گئیں ہیں اُن کا تعلُق مسیحی عقیدے سے نہیں اور کلیسیا بھی اِس بات پر یقین نہیں رکھتی۔ قُرآن مجید میں جس تثلیث کو بیان کیا گیا ہے

اُس میں خُدا، یسوع مسیح اور مریم کو پیش کیا گیا ہے۔ جبکہ مسیحیوں کے مُطابق خُدا، یسوع اور پاک روح کے درمیان یکجائی کا نام تثلیث ہے۔

نکولز آف کوزا جو کہ ایک مسیحی لکھاری تھا اُس نے اِس سلسلے میں ایک دلچسپ نتیجہ اخذ کیا ہے۔

جو اُس نے یہودی اور اسلامی عالموں اور مُفسرین کی تنقید کے بعد پیش کیا۔

جس انداز سے عربی (مُسلمان) اور یہودی تثلیث کا انکار کرتے ہیں، سب کو چاہئیے کہ ایسے ہی انکار کریں۔ مسیحی عقیدے کے مُطابق عظیم مسیحی مُعلمین روحانی طور پر بھی خُدا کی روح کو تقسیم نہیں کرتے۔ اِس میں ایک تضاد ہے بلکہ بہت بڑا تضاد ہے۔ اصل مذہب اور روزمرہ سے تشکیل پانے والے مذہب میں بڑا تضاد ہوتا ہے۔ ہر مذہب اختلافات اور تنازات سے گھِرا ہوا ہے۔ مسیحیت کو یہ فرار حاصل نہیں۔ اعتقادات کے حوالے سے کُچھ مسیحیوں میں تضاد ہو سکتے ہیں، مسیحی عظیم معلمین اِس کی وکالت کرتے ہیں۔ تمام مذاہب کی طرح کُچھ مسیحی اصل تعلیم سے بے خبر ہیں یہ وہ غلطی پر ہیں۔ وہ اتنا جانتے ہیں جِتنا اُن کا ایمان اُن کو اجازت دیتا ہے۔ اوسطاً غیر سائنسی دماغ رکھنے والے لوگ ہی دماغی اور دیگر سائنسی تصورات کو جانتے ہیں۔ اِس طرح قُرآن مجید میں تثلیث کے حوالے سے ایسے ہی لوگوں کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اِسی لئے تو کہتے ہیں کہ جِس طرح قُرآن مجید تثلیث کو رد کرتا ہے اور مخالفت کرتا ہے سب کو چاہئیے کہ اِس طرح اِس تثلیث کی مزاحمت کریں۔

عزیز گلن

میریاں سوالاں دے جواب دے وچ تُسی جیہڑا بے حد وہدیا کم کیتا اے اوہدے لئی میں تُہاڈا بے حد شُکر گُزار آں۔ میں ایہنوں بار بار سُنیا اے تے ایہنوں بار بار پڑھنا مینوں چنگا لگدا اے۔ ہر واری جدوں میں ایہنوں پڑھدا آں تے مینوں سکون مِلدا اے۔ میں نے حد مشکور آں پئی تُسی میرے آکھن تے ایہہ میرے لئی مُمکن کیتا اے۔

تُہاڈی مہربانی دے نال میں ایہہ جان گیا آں پئی بہت ساریاں گلاں نے جیہڑیاں ایہہ ثابت کرن دے لئی کافی نے پئی یسوع مسیح خُدا دا پُتر اے۔ تے یقین کرو پئی ایس توں پہلاں میں کدی وی ایویں نہیں سوچیا سی۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی اِک مُسلمان دے لئی ایس مضمون دے تعلُق دے نال ایہہ اِک گہرا مُطالعہ اے۔ میرے پیارے دوست میں بے حد مُتاثر آں تے حتمی طور تے قائل ہو گیا آں پئی یسوع مسیح خُدا دا بیٹا اے۔ پر کُجھ ہور سِکھن دی غرض دے نال میرے دل دے وچ کُجھ ہور سوالاں نے جنم لیا اے۔ مینوں اُمید اے پئی تُسی میریاں گلاں دا بُرا نہیں منو گے کیوں جے میں تُہاڈے توں کُجھ ہور مدد حاصل کرنا چاہندا آں۔ ایہہ پئی میں خُداوند یسوع مسیح نوں خُدا دا بیٹا جاندیاں ہوئیاں ایہہ جان سکاں پئی کیویں خُدا باپ، بیٹا تے پاک روح آپس دے وچ اِک نے۔

میں ایہدے بارے اِک لفظ تثلیث سُنیا ہویا اے تے میں ایہدے ای بارے ہور جاننا چاہندا آں پئی ایہہ اصل دے وچ کیہ اے؟

مینوں آس پئی تُسی باپ، بیٹا تے پاک روح دے بارے جانن دے وچ میری مدد کرو گے۔

میں اِک خُدا دے وچ موجود تِن خُدواں دے بارے تہاڈی تعلیم دے لئی شدت دے نال اُڈیکدا پیا آں۔

میں جِتھوں تیکر ہو سکیا خُدا دی واحدنیت نوں بڑی عاجزی تے انکساری دے نال بیان کرن دی کوشش کراں گا۔

ساریاں توں پہلاں میں ایہہ بیان کرنا چاہواں گا پئی تثلیث توں مُراد اِک خُدا دے وچ تِن خُدا نہیں اے۔ سگوں ایہہ اِک خُدا دی ذات دے وچ موجود تِن شخصی پہلو نے۔ بالکُل ایویں جیویں اسی ایہہ آکھ سکدے آں پئی خُدا دی ذات دے وچ علم، قوت تے کلمہ پایا جاندا اے تے اسی ایہناں تِناں صفتاں نوں تِن خُداواں دا ناں تے نہیں دے سکدے آں۔ سگوں ایہہ تِن مختلف پہلو نے جیہڑے جسمانی

نہیں سگوں ایہہ اِک خُدا دیاں تِن صفتاں نے۔ تے تثلیث نوں ایویں سمجھیا جاسکدا اے پئی اِک خُدا دی ذات دے وچ تِن ہستیاں ایویں پائیاں جاندیاں نے پئی او اِک ای نے۔

خُدا دی ذات دے وچوں خُدا باپ، خُدا بیٹا تے خُدا پاک روح نوں وکھ نہیں کیتا جاسکدا اے۔ میرے یار ایہہ ای او گل اے جہنوں میں تُہاڈے سامنے بیان کرن والا آں۔ بھاویں جے خُدا دے اندر تِن پہلو یعنی باپ، بیٹا تے پاک روح نے پر تاں وی خُدا اِک ای اے۔ جیویں پئی خُدا دے اندر بہت ساریاں صفتاں پائیاں جاندیاں نے جیویں پئی، کلمہ، سماعت، خواہش تے رحم وغیرہ پر ایس سارے کُجھ دے باوجود تاں وی خُدا دی ذات اِک ای اے۔ اوہدے علاوہ کوئی خُدا نہیں اے صرف او ای اے جہدے اُتے بھروسہ کیتا جاسکدا اے تے او ای اے جہدی اطاعت کیتی جانی چاہیدی اے۔

میں ایتھے جو کُجھ بیان کرن والا آں اوہدا اِک خاکہ تُہاڈے سامنے پیش کردا آں:

۔مسائل دی جان پچھان: اسلامی الٰہی تاریخ دے وچ واحدت دے وچ کثرت

۔ مسیحی تثلیث کیہ نہیں اے؟ ایہہ قُرآن دے وچ بیان کیتی گئی تثلیث نہیں اے۔

۔تثلیث دی تعلیم تے اقرار دے بُنیادی عناصر

۔کلامِ الٰہی دے وچوں حوالے جیہڑے اوہناں عنصراں دی تعلیم دیندے نے۔

۔ پاک کلام دے وچوں خُدا سانوں اپنی ذات دے بارے سچائی بیان کردا اے۔

۔ خُدا کیوں اینی پیچیدہ سچائی نوں ساڈے سامنے بیان کردا اے ؟

۔ نتیجہ

نویں عہد نامے دے وچ خُداوند یسوع مسیح تے خُدا باپ دے درمیان تعلُق نوں اِک پاسے رکھدیاں ہوئیاں دھیان کریئے تے او کیہڑی تعلیم اے جیہڑی تثلیث دے بارے بیان کردی اے۔ جہنوں مُسلمان عالم شِرک دا ناں دیوین گے۔ تے جیہڑی خُدا دے وجود نوں تثلیث دے وچ بیان کرے تے ایس الہی توحید دے نظریئے دی نفی کرن۔ نویں عہد نامے دی تعلیم، خُداوند یسوع مسیح اوہدیاں حواریاں دی تعلیم تے رسولاں دی تعلیم دے دائرے توں باہر کھڑا ہو کے ویکھئیے تے تثلیث دے تعلُق دے نال بہت ساریاں مُشرکانہ تے بے ڈھنگیاں گلاں ویکھن نوں مِلدیاں نے۔ تے کئی واری ایہہ تثلیث دے بارے بیاناں دا بچاؤ کردیاں ہوئیاں وی ویکھن نوں مِلدیاں نے۔

پاک کلام دے وچ لفظ تثلیث نہیں ورتیا گیا اے تے ایویں ای قُرآن دے وچ وی ایہہ لفظ ویکھن نوں نہیں مِلدا اے۔ ایہہ الہی علم دیاں ماہراں نے ساڈے خُوبصورت خُدا دی پیچیدہ شخصیت نوں پاک کلام دی تعلیم دے وچ بیان کرن دے لئی ایجاد کیتا اے۔ ایس لفظ توں مُراد تِن پر اِک خُدا اے۔ ایہہ

خُدائے بُزرگ و برتر دے بارے دے وچ ساریاں توں چنگی تشریح اے پئی او خُدا اِک ای اے۔ تے اوہدے سوائے کوئی معبود نہیں اے تے ایہدے نال نال ایہہ پئی انسانی عقم اوہنوں سمجھ نہیں سکدی اے۔ او اپنی ہستی دے وچ ہر لحاظ دے نال واحد تے قدوس خُدا اے۔

ایہہ صرف خُدا ای سانوں بیان کرسکدا اے پئی او درحقیقت کیویں دا اے؟ اسی تے صرف ایہہ جاندے آں پئی او قوت تے عقل دے وچ ساڈے توں بہت زیادہ وہد کے ہے۔ اسی انسان ہُندیاں ہوئیاں مُرکب آں مطلب ایہہ پئی اسی جسم جان تے روح دا مجموعہ آں۔ پر خُدا کسے وی جُز دا مُرکب نہ ہون دے باوجود کامل خُدا اے۔ اسی بہت ساریاں صفتاں، خُوبیاں، پہلواں، نظریاں، عنصراں تے اندرونی حصیاں دا مُرکب آں۔ پر جدوں اسی خُدا دے بارے گل کردے آں تے او ایہناں ساریاں صفتاں دے رکھن وچ ساڈے توں بہت وہد کے ہے۔ اسی انسان ہُندیاں ہوئیاں بہت سادے آں پر جدوں اسی ایس تعلُق دے نال خُدا دے اُتے دھیان کردے آں تے او ساڈے توں وی کتے وہد کے سادہ اے۔ تے ایہہ وی یاد رکھو پئی اسی انسان ہُندیاں ہوئیاں بے حد پیچیدہ آں پر خُدا ساڈے توں وی بہت پیچیدہ اے۔

اسی کسے وی طور دے نال ایہدا موازنہ انساناں دے نال نہیں کرسکدے آں۔ ایس لئی سانوں ایہہ نہیں سوچنا چاہیدا اے پئی او ساڈی محدود سوچ، تعداد یا عقل دے مُطابق اے۔ انسان ہُندیاں

ہوئیاں اسی اپنے جسم نوں تِناں حصیاں دے وچ نہیں ونڈھ سکدے آں۔ پر یاد رکھو پئی خُدا اپنے جلال، عظمت تے حیران کُن ذات دے وچ ایویں کرن دی قُدرت رکھدا اے۔

۔مسلئاں دے نال جان پچھان: اسلامی تعلیم دے وچ واحدنیت تے کثرنیت دی سمجھ

یاد رکھو پئی قُرآن خُدا دی ذات دے بارے تفصیل دے نال بیان نہیں کردا اے۔ ایہہ ماضی، حال تے مُستقبل دے وچ خُدا دیاں کماں نوں بیان کردا اے۔ ایہدے وچ انسانیت دے لئی خُدا دیاں حُکماں نوں بیان کیتا گیا اے جیویں پئی اوہدے کلام دے اُتے ایمان لیاؤ تے غریباں دے نال مہربانی دے نال پیش آؤ۔ ایہدے وچ خُدا دے کردار دے بارے بیان کیتا گیا اے جیویں پئی او مہربان تے مُنصف اے۔ تے فیر ایہہ خُدا دیاں صفتاں نوں بیان کردا اے پئی او ساریاں علماں، قوتاں دا مالک تے غیر فانی اے۔

ابتدائی مُسلماناں نوں خُدا دی کثیر کاملیت دے بارے گل کرن دے وچ کوئی مُشکل نہیں سی۔ اوہناں نے جو کُجھ اوہناں دی کتاب نے بیان کیتا سی اوہنوں قبول کیتا سی۔ جو کُجھ اوتھے بیان کیتا گیا اے اوہدے پِچھے کوئی دوجا مطلب نہیں پایا جاندا اے سگوں جو کجھ لِکھا اے اوہدے توں او ای مُراد اے۔

جدوں اسلامی کتاب ایہہ بیان کردی اے پئی خُدا اِک اے تے او ایہدے توں ایہہ ای سمجھدے نے پئی اِک ای اے جیہڑا خُدا اے۔ صرف اِک ای ذات اے جہنوں آکھیا جاسکدا اے پئی او خُدا اے۔ ایہدا صاف مطلب ایہہ سی پئی دو، تِن، دس یا کئی سو خُدا نہیں سگوں خُدا صرف اِک ای اے۔ ایہدا مطلب ایہہ سی پئی خُدا دے نال کوئی شریک نہیں اے۔ اوہدی کوئی بیوی یا بچہ نہیں اے جیہڑا خُدا ہوئے۔ اوس خُدائے واحد دے بغیر کسے وی شریک ذات دا وجود ای نہیں ہوسکدا اے۔

جدوں اسی ایہہ آکھدے آں پئی خُدا اِک اے تے ایہدے توں مُراد ایہہ ہے پئی خُدا کلا ای اے، او ہر شے توں وکھرا اے، اوہدا کوئی مُقابل نہیں اے تے کوئی برابری کرن والا نہیں اے۔

مُسلماناں دی پہلی نسل دے وچ ایہدے توں مراد ایہہ نہی سی پئی خُدا دی ذات دے وچ کُجھ نہیں پایا جاندا اے۔ ایہدا مطلب نہیں سی پئی خُدا دی غیر فانی ذات دے وچ کثرت، کاملیت تے مختلف صفتاں نہیں پائیاں جاندیاں نے۔ اپنی کتاب دے وچ بیان کردہ مفہوم دی بُنیاد تے اوہناں نے ایہنوں قبول کیتا سی پئی خُدا اپنی ذات دے وچ حکمت تے قوت رکھدا اے۔ تے ایہہ پئی خُدا اپنی ذات دے وچ تے اپنے کردار دے وچ دوناں صفتاں نوں رکھن والا اے مطلب ایہہ پئی او مہربان تے انصاف کرن والا خُدا اے۔ خُدا اپنی ذات دے وچ دوناں صفتاں دا مالک اے پئی او مخلوقات دا پیدا کرن والا تے اوہناں نوں جیوندہ رکھن والا خُدا اے۔ پر اوہناں نے ایہہ نہیں سوچیا سی پئی اوہناں دی بلاناغہ

دُعا تے نماز نے اوہناں نوں توحید پرست بنا دِتا اے۔ اوہناں نے ایہنوں ایس ای لئی جاری رکھیا سی کیوں جے تاریخ دے وچ عبرانی صحیفیاں تے نویں عہد نامے دے وچ ایویں ای کرن دا حُکم دِتا گیا سی۔ تے فیر اوہناں نے قُرآن دے وچ ایہہ پڑھیا سی پئی خُدا نے تاریخ دے وچ کیہڑیاں کیہڑیاں کماں نوں کیتا اے۔ انساناں دے لئی خُدا دا روئیہ کیہ رہیا اے تے اوہدی حیران کُن ذات کیہڑیاں صفتاں دا حامل اے۔

شروع توں ای مُسلمان عالماں دے وچ ایہہ مُباحثہ شروع ہو گیا سی جیہڑا صدیاں تیکر جاری رہیا سی۔ تے ایہناں عنصراں دے وچ ایہہ گل واضح رہی سی۔ تے اوناں دے وچ خُدا دی روح (کامل اتحاد، ایہہ پئی کوئی روح نہیں صرف اِک اکٹھ اے) دے حوالے دے نال یکسانیت پیدا ہوئی سی تے اوہناں دے وچ ایہہ اکٹھ اِک بدعت دے صورت دے وچ اگے آیا۔ اشاعرہ مکتب جیہڑے ایس گل دے اُتے ایمان رکھدے نے پئی سوال نوں پچُھیا ای نہ جاوئے ایس لئی اوہناں نے ایہنوں کُھلا ای رہن دِتا سی۔ اعلیٰ مُسلمان فلاسفر سیکولر فلسفے توں بہت مُتاثر سن۔ ایتھوں تیکر پئی او یکسانیت دے وچ بہت قائل رہے نے تے اوہناں نے بدعت وی اختیار کیتی اے۔ اوہناں دا خیال اے پئی خُدا دی توحید دے خدوخال لاعلمی دا حصہ نے۔ ایہدے وچ ارادہ تے مرضی دے سوائے سب کُجھ ہم جنس تے ہم قسم

دے نال تعلُق رکھدا اے۔ تے ایہہ مظہر جدید قسم دا اے تے ایہنوں وسطی مُسلم عالمیت توں گھٹ خیال کیتا جاندا اے۔

توحید اِک عربی لفظ اے جہدے توں مُراد اِک ہونا یا اکٹھیا ہونا اے۔ ۲۰ویں صدی دے وچ مُسلم تصورات دے حامی ایس نوں مرکزی حیثیت دے نال مندے نے۔ روایاتی طور تے توحید نوں اسلام دی بُنیادی تعلیم سمجھیا جاندا اے۔ اسلام تے توحید نوں اِک ای خیال کیتا جاندا اے۔ اصل دے وچ قُرآن مجید دے وچ ایس اصطلاح دا ذکر نہیں کیتا گیا اے۔ ابتدائی ماہرِ دینیات نے اپنی تاویل تے تشریح دے وچ ایہنوں الہی روح تے الہی صفت دا ناں ای دِتا اے۔ تے ایہنوں ثنویت تے تثلیث دے خلاف ورتیا جاندا سی۔

مسیحیت دی مخالفت کرن والے لوکی ہمیشہ اسلام دے لئی وی چنگے سفیر نہیں رہئیے نے۔ سارے مُسلمان اختر دے باغیانہ اندازِ فکر دے نال اتفاق نہیں کردے نے۔ کیوں جے او مسیحیت دے علاوہ راسخ العقیدہ تے روایت پسنداں دے وی خلاف اے۔ ہوسکدا اے پئی او اسلام دی مادی تعلیمات توں زیادہ مُتاثر اے۔ الفاروقی نے اسلام دیاں اوہناں روایتی گلاں دا حل تلاش کیتا اے جہناں توں اسلام دے اُتے دباؤ محسوس ہُندا اے۔ جیویں پئی خُدا دے فضل تے انساناں دیاں کماں دے وچکار،

خُدا دے انصاف تے اوہدے رحم دے درمیان یا خُدا دے اختیار تے انسانی آزادی دے درمیان اصل دے وچ اسلامی ورثی سطحی اے۔

مسیحیت نوں پڑھن والے جدید مُسلمان قرونِ وسطی دیاں مسلماناں دے نال موازنہ نہیں کردے۔ ارسطو دی ذہانت دیاں ایہناں اوزراں دا تبادلہ مغربی نقادی عالماں دے نال کیتا جاندا اے۔ بھاویں جےا وہناں دے کوئی وی فائدے ہون اوہناں نوں کم و بیش خُوشحالی تے جوش و خروش دے لئی ورتیا جاندا اے۔ ایہہ مُسلمان قرونِ وسطی دے مُسلماناں توں گھٹ آگاہی نوں ظاہر کردے نے۔ کُجھ مسئلیاں نے مسیحی علم الٰہی توں جنم لیا اے۔ جیویں پئی تثلیث تے تجسم دی طرح اسلام دے وچ وی خُدا دیاں صفتاں دے حوالے دے نال بالکُل ایویں ای گل بات اے جیویں پئی قُرآن مجید نوں ابدی تے غیر مخلوق آکھیا جاندا اے۔ ایہناں صفتاں نوں حاصل کرن دے لئی انسان دے نال میل ملاپ دی لوڑ ہُندی اے۔

بعد دے وچ اسی ایہہ ویکھاں گے پئی کیوں مُسلمان دین دیاں ماہراں نے ایس گل نوں مُسلم دینیات دے حوالے دے نال جیویں حل کرن دی کوشش کیتی سی۔ پر ساریاں توں پہلاں اسی اوہناں مُسلمان دن دیاں ماہراں دے بارے گل بات کراں گے جہناں نے تثلیث دے حوالے دے نال مسیحی تعلیمات

نوں جانیا اے پئی ایہہ کثرت نہیں سگوں جے ایہنوں مُناسب طور تے ویکھیا جاوئے تے ایہہ اصل دےوچ توحید ای اے۔

آؤ اسی ۱۵ ویں صدی دے اِک مُسلمان ماہر عالم تے اِک کلیسیائی راہنما دے دلچسپ تے زندہ دلانہ نتیجیاں دے اُتے دھیان کردے آں۔ اوہنے ایہہ گل مُسلمان تے یہودی عالماں دی تثلیث دے اُتے کیتی جاون والی تنقید دے بعد کیتی سی۔ جیویں عرب مُسلماناں تے یہودیاں نے تثلیث دے اُتے تنقید کیتی سی ایس نقطہ نگاہ دے نال ساریاں لوکاں نوں تنقید کرنا چاہیدی سی۔ مسیحی عقیدے دے مُطابق مسیحی پاک کلام دے اُستاد روحانی طور تے وی خُدا دیاں روحاں نوں تقسیم نہیں کردے نے۔ اِک ہم عصر مُسلمان فلاسفر تے عالم حُسین سید ناصر ایس گل دے نال اتفاق کردے نے پئی تثلیث دا عقیدہ خُدائی اتحاد دی نفی نہیں کردا اے۔ ایس گل نوں او اِک لیکچر دے وچ بیان کردے نے جھدا عنوان سی آؤ اسی تے تُسی خُدا دی محبت دے وچ اِک دوجے دے نال مِلئیے۔ ایہہ لیکچر اوہناں نے کامن ورڈ دے موضوع تے پوپ بینی ڈکٹ سولھویں دے نال ۶ نومبر ۲۰۰۸ وچ مُلاقات دے دوران آکھی سی۔

ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی ابتدائی عالماں تے لِکھاریاں جیویں پئی امام غزالی تے خاص طور تے جدید مُسلمان ماہرِ دینیات نے ابتدائی مسیحیاں دے نال مُکالمہ کیتا سی۔ بحث کردیاں کردیاں او

ایس مُقام تے پہنچ گئے سن پئی مسیحی وی توحید دے قائل نے۔ پر او ایہدے وچ ایس گل دا واہدا کردے نے پئی ایہہ توحید اسلامی توحید توں وکھری اے۔

مُسلماناں دے نقطہ نظر دے وچ مسیحی تثلیث دا تصور ہولی ہولی پیچیدگیاں دا شکار ہُندیاں ہوئیاں ایس نتیجے تے پہنچ گیا پئی اِک روح دے وچ تِن ہستیاں نے۔

ابتدائی مُسلم ماہرِ دینیات نوں وی ایویں دا ای مسئلہ درپیش سی جدوں او خُدا دے کلام نوں سمجھن دی کوشش کردے پئے سن۔ اسی ایس توں پہلاں پیٹے دے موضوع دے حوالے دے نال ایس مضمون نوں ویکھیا سی۔

پہلا نقطہ: تثلیث کیہ نہیں اے؟

ساریاں توں پہلاں ایہہ گل یاد دوانا چاہندا اں پئی تثلیث دے حوالے دے نال میں مضمون جیہدا دے پیٹے وچ ایہدے بارے گل بات کیتی سی۔ جیہڑی پئی قُرآن مجید دے وچ تثلیث دے حوالے دے نال کیتی گئی اے جہنوں مسیحی تسلیم نہیں کردے نے۔ قُرآن مجید دے وچ بہت سارے ایویں دے حوالے نے جہناں دے وچ مسیحیاں دے تثلیث دے تصور دا انکار کیتا گیا اے۔

ہُن اسی سورۃ النسآ دی ۱۷۱ ویں آیت نوں ویکھدے آں:

اے کتاب والو اپنے دین دے وچ واہدا نہ کرو تے اللہ دے بارے وچ کُجھ وی حق گل دے سوا نہ آکھو۔ مسیح عیسیٰ ابنِ مریم تے بس اللہ دے اِک پیغمبر نے تے اوہدا کلمہ جہنوں اللہ نے پہنچا دِتا مریم تیکر تے اِک جان نے اوہدے ولوں۔ ایویں اللہ تے اوہدیاں پیغمبراں دے اُتے ایمان لیاؤ۔ تے ایہہ نہ آکھو پئی (خُدا) تِن نے (ایہدے توں) باز آؤ۔ تُہاڈے حق دے وچ ایہہ ای بہتر اے اللہ تے بس اِک ای معبود اے۔ او پاک ایہدے توں پئی اوہدے پُتر ہوئے۔ اوس ای دا اے جو کُجھ اَسماناں دے زمین دے وچ اے تے اللہ ای کارساز ہونا کافی اے۔

تے کنز الایمان دے وچ ایہدا ترجمہ ایویں بیان کیتا گیا اے:

اے ایمان والیو اپنے دین دے وچ زیادتی نہ کرو تے اللہ دے اُتے نہ آکھو۔ پر ایہہ سچ اے پئی عیسیٰ مریم دا پُتر اللہ دا رسول ای اے۔ تے اوہدا اِک کلمہ پئی او مریم دے ول بھیجیا گیا تے اوہدے ہاں دی اِک روح اے۔ تے اللہ تے اوہدیاں رسولاں دے اُتے ایمان لیاؤ تے تِن نہ آکھو، باز آؤ اپنے بھلے دے لئی تے اللہ تے اِک ای خُدا اے۔ پاکی اے اوہنوں ایہدے توں پئی اوہدے کوئی پُتر ہوئے۔ اوہدا ای مال اے جو کُجھ اَسماناں تے زمین دے وچ اے۔ تے اللہ ای کافی کار ساز اے۔

سُورۃ المائدۃ دی ۷۳ ویں آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

یقیناً او وی کافر ہو گئے جہناں نے آکھیا سی پئی خُدا تِن وچوں تیجا اے۔ حالانکہ کوئی معبود نہیں اے سوائے اِک دے۔

تے کنز الایمان دے وچ ایہدا ترجمہ ایویں پایا جاندا اے:

بے شک کافر نے او جیہڑے ایہہ آکھدے نے پئی اللہ تِن خُداواں وچوں تیجا اے۔ ہور خُدا تے نہیں سگوں صرف اِک ای خُدا اے۔

سُورۃ المائدۃ دی ۱۱۶ویں آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

اے عیسیٰ ابنِ مریم کیہ تُسی لوکاں نوں آکھ دِتا سی پئی خُدا دے علاوہ میںنوں تے میری ماں نوں وی معبود بنا لو (عیسیٰ) عرض کرن گے پئی پاک ایں تُو میرے لئی ایہہ کسے وی طرح نہیں ہوسکدا اے پئی کوئی اجہی گل آکھ دیندا جہدا میںنوں کوئی حق ای نہیں سی۔

کنز الایمان دے وچ ایہدا ترجمہ ایویں بیان کیتا گیا اے:

اے مریم دے پُتر عیسیٰ کیہ تُو لوکاں نوں آکھ دِتا سی پئی مینوں تے میری ماں نوں خُدا بنا لوؤ، اللہ دے سوا۔ عرض کرے گا پاک ایں توُ، مینوں روا نہیں اے پئی او گل آکھاں جیہڑی میرے تیکر نہیں پہنچی اے۔

ایہناں قُرآنی آیتاں دے وچ کثرنیت دا وضاحت دے نال انکار کیتا گیا اے۔ بہت سارے مسیحی وی ایس گل دے نال اتفاق کردے نے ، جیہڑا وی ایہہ آکھدا اے پئی خُدا تے اوہدی دنیوی ماں مریم دونوں ای خُدا تے دیوی (نعوذباللہ مریم خُدا دی بیوی) اے او خُدا باپ توں وکھرے نے۔ اَج مسیحی ایس تصور نوں بدعت آکھدے نے۔ قُرآن مجید جہدے وچ تثلیث نوں تنقید دا نشانہ بنایا گیا اے جدید دور دے وچ ہر تھاں تے مسیحی ایہدی پُرزور مزُاحمت کردے نے۔

قُرآن مجید دے وچ جیویں دی تثلیث دا ذکر کیتا گیا اے ایہدے وچ مسیحیاں نوں حقیقت توں دُور رکھیا گیا اے، حالانکہ صورتِ حال ایویں دی نہیں اے۔ تثلیث تِناں خُداواں دا تصور نہیں اے تے مریم نوں تے بالکُل وی شامل نہیں کیتا جاندا اے۔

بہت سارے راسخ العقیدہ مُسلم مُفسرین (سارے نہیں) دا خیال اے پئی قُرآن مجید دے وچ موجودہ تثلیث مسیحیاں دے تثلیث دے عقیدے دے نال میل نہیں کھاوندی اے۔ ماضی، حال تے مُستقبل دے وچ مسیح دے سارے منن والے ایس دا انکار کردے نے۔

جیویں پئی عبداللہ یوسف علی سورۃ المائدۃ دی ۱۱۶ویں آیت دے ہیٹھاں لِکھے جاون والے بیان دے وچ ایویں آکھدے نے:

پروٹسٹنٹ مسیحی مریم دی پُوجا دے بہت سخت مُنکر نے تے ایہہ گل مشرقی تے مغربی دُنیا دوناں دے وچ مشہور ہو گئی اے۔

قدیم مُفسر:

قُرآن مجید دی شہادت دے مُطابق، مسیحیاں نے خُدا، مسیح تے مریم تِناں نوں خُدا بنایا ہویا اے۔

او کافر نے جیہڑے ایہہ آکھدے نے پئی خُدا اوہناں تِناں دے وچوں اِک اے۔ مجُاہد تے دوجیاں لوکاں دا ایہہ خیال اے پئی ایہہ آیت مسیحیاں دے بارے نازل ہوئی اے۔ السعودی تے کُجھ ہور لوکاں دا ایہہ آکھنا اے پئی ایہہ آیت حضرت عیسیٰ، اوہناں دے ماں تے اللہ دے بارے ہے۔ ایویں او اللہ نوں وی تثلیث دا حصہ بنا لیندے نے۔

السعودی نے آکھیا پئی ایہہ گل بالکُل ایویں ای اے جیویں سُورت دے اخیر دے وچ اللہ نے آکھیا پئی اے عیسیٰ ابنِ مریم کیہ تُسی لوکاں نوں ایہہ آکھ دِتا سی پئی خُدا دے علاوہ مینوں تے میری ماں نوں وی معبود بنا لو۔ تے او (عیسیٰ) عرض کرن گے پاک ایں تُو، میرے لئی ایہہ کسے وی طرح مُمکن

نہیں سی پئی میں ایویں گل کردا۔۔۔۔ایہہ آیت ایہہ ثابت کردی اے پئی مسیحیاں نے ایہہ جُھوٹ گھڑیا اے۔

اللہ تے اوہدے رسول نوں اللہ دا بیٹا تے مریم نوں اوہدی بیوی بنا دِتا۔ اللہ پاک اے اللہ تے اپنیاں صفتاں توں وی اُچا اے۔ (ابنِ کثیر ۵: ۷۳)

فیر اللہ نے نیسٹورین آف نجران اُتے ایس گل نوں ظاہر کیتا تے اوہنے ایہہ دعوی کیتا پئی یسوع خُدا (اللہ) دا بیٹا اے۔ او آکھدا اے پئی یسوع تے خُداوند خُدا شریک نے۔

اے کتاب والو، اپنے دین دے وچ زیادتہ نہ کرو۔ اللہ دے بارے کوئی وی گل حق دے علاوہ نہ کرو۔ تِن خُدا نہ آکھو باپ، بیٹا تے بیوی۔ ایہناں توں باز آؤ، توبہ کرو تے پچھتاؤ اللہ اِک ای اے۔ اوہدا کوئی بیٹا تے شریک کار نہیں اے۔ [ابنِ عباس ۱۷۱:۴]

دھیان کرو پئی ایس تفسیر دے حوالے دے نال راسخ العقیدہ تصورات بہت زیادہ نے۔

ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی او کافر نے جہناں نے ایہہ آکھیا پئی خُدا تِن وچوں تیجا اے۔ مطلب ایہہ پئی او تِن وچوں اِک اے تے دوجے دو یسوع تے اوہدی ماں نے۔

ایہہ اِک فرقہ اے جہدا دعوی اے: حالانکہ کوئی ہور معبود نہیں صرف خُدا اِک ای اے۔ جے او ایہہ آکھن توں باز نہیں آئے تے او کیہ آکھن گے جدوں تثلیث دا اعلان کرن گے۔ پر جیہڑے اوہدی واحدنیت دا انکار کردے نے او تے کافر نے۔ تے ایہدے وچ کوئی شک نہیں پئی اوہناں نوں جہنم دی اگ دے وچ سُٹیا جاوئے گا۔

ایہناں آیتاں دے حوالے دے نال ایہہ سیکولر سمجھ بُجھ سی۔

خُدا تِناں دے وچوں اِک اے: تثلیث دے حوالے دے نال ایہہ مسیحی معیاری تعلیم دے عقیدے دے اُتے اِک حملہ اے۔ ایویں تُسی مسیحیاں نوں تنقید دا نشانہ بناوندے او پئی او تِناں خُداواں نوں منندے نے۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی سُورۃ المائدۃ مریم دے بارے بہت وڈی بدعت اے۔کُجھ لوکاں نے مریم نوں دیوی بنا دِتا اے۔ یسوع نوں بیٹا تے خُدا نوں مریم دا خاوند جیہڑا پئی بہت وڈا کُفر اے۔ بہت سارے مسیحی ایس گل نوں نہیں منندے کیوں جے اوہناں دا ایمان پاک کلام دے اُتے ہے تے پاک کلام دے وچ ایویں بیان ای نہیں کیتا گیا اے۔

قُرآن مجید دے وچ تثلیث تے تجسم دے حوالے دے نال جیہڑیاں گلاں بیان کیتیاں گئیاں نے اوہناں دا تعلق مسیحی عقیدے دے نال نہیں اے تے نہ ای کلیسیا ایہدے اُتے ایمان رکھدی اے۔ قُرآن

مجید دے وچ جیہڑی تثلیث نوں بیان کیتا گیا اے اوہدے وچ خُدا، یسوع تے مریم نوں پیش کیتا گیا اے۔ جدوں مسیحیاں دے مُطابق خُدا، یسوع تے پاک روح دے وچکار یکجائی دا ناں تثلیث اے۔

نکولز آف کوزا اِک مسیحی لِکھاری سی اوہنے ایس سلسلے وچ اِک بڑا چنگا نتیجہ کڈیا سی۔ جھنوں اوہنے یہودی تے اسلامی عالماں تے مُفسراں دی تنقید دے بعد پیش کیتا سی۔

جیس انداز دے وچ یہودی تے عربی مُسلمان تثلیث دا انکار کردے نے ساریاں نوں چاہیدا اے پئی ایویں ای انکار کرن۔ مسیحی عقیدے دے مُطابق مسیحی عالم روحانی طور تے وی خُدا دی روح نوں تقسیم نہیں کردے نے۔ ایہدے وچ اِک تضاد اے، بہت وڈا تضاد۔ اصل مذہب تے روزمرہ توں بنن والے مذہب دے وچ بہت فرق ہُندا اے۔ ہر مذہب اختلافات تے تنازیاں دے نال گھِریا ہُندا اے جدوں پئی مسیحیت دے وچ ایویں نہیں اے۔ اعتقادات دے حوالے دے نال کُجھ مسیحیاں دے وچ تضاد ہوسکدے نے، مسیحی عظیم عالم ایہدی وکالت کردے نے۔ کُجھ مذہباں دی طرح کُجھ مسیحی اصل تعلیم نوں نہیں جاندے نے تے ایویں او غلطی تے نے۔ او صرف اوہناں ای جاندے نے جِنا اوہناں دا ایمان اوہناں نوں اِجازت دیندا اے۔ اوسطاً غیر سائنسی دماغ رکھن والے لوکی ای دماغی تے دوجے سائنسی تصوراں نوں جاندے نے۔ ایویں ای قُرآن مجید تثلیث دے وچ وی ایویں دیاں لوکاں نوں ای

تنقید دا نشانہ بنایا گیا اے۔ ایس ای لئی تے آکھدے نے پئی قُرآن مجید جیویں تثلیث نوں رد کردا اے تے مخالفت کردا اے ایویں ساریاں نوں ای کرنا چاہیدی اے۔